جدہ کا رہائشی عمرہ کرلے تو وہ اسی سال حج کرسکتا ہے یا نہیں؟

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1688

تاریخ اجراء: 12ذوالقعدۃالحرام1444ھ/01جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں جدہ کا رہائشی ہوں، میرا حج کا ارادہ تھا اور میں نے حج کے مہینوں میں عمرہ کر لیا ہے تو کیا اب میں اس سال حج کر سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

آپ جدہ کے رہنے والے ہیں تو اگر آپ کا اس سال حج کا ارادہ تھا تو آپ کے لیے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا منع تھا، بہر حال اب آپ نے عمرہ کر لیا ہے، تو اب آپ اس سال حج نہیں کر سکتے، آئندہ سال حج کریں، اگر اس سال حج کیا تو گناہ بھی ہوگا اور اس جرم کے کفارے میں دم دینا بھی لازم ہوگا۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ:

جدہ میقات کے اندر ہے اور جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں (چاہے مکہ میں رہتے ہوں یا کسی اور مقام پر) اگر وہ اس سال حج کا اردہ رکھتے ہوں، تو ان کے لیے حج کے مہینوں (یکم شوال سے لے کر 10 ذوالحجہ تک) میں عمرہ کرنا منع ہوتا ہے اور اگر وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کر لیں تو پھر ان کو اس سال حج کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، اگر اس سال حج کر لیں گے تو گناہ بھی ہوگا اور اس جرم کے کفارے میں دم بھی لازم ہوگا۔

بحر الرائق میں ہے "فالحاصل أن المكي إذا أحرم بعمرة في أشهر الحج فإن كان من نيته الحج من عامه فإنه يكون آثما؛ لأنه عين التمتع المنهي عنه لهم فإن حج من عامه لزمه دم جناية لا دم شكر، وإن لم يكن من نيته الحج من عامه ولم يحج فإنه لا يكون آثما بالاعتمار في أشهر الحج؛ لأنهم وغيرهم سواء في رخصة الاعتمار في أشهر الحج، وما في البدائع من أن الاعتمار في أشهر الحج للمكي معصية محمول على ما إذا حج من عامه" ترجمہ: پس حاصل یہ ہے کہ مکی جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے تو اگر اسی سال اس کی حج کرنے کی نیت بھی ہو تو وہ گنہگار ہوگا کیونکہ یہ وہی عین تمتع ہے، جس سے ان کو

منع کیا گیا ہے، پھر اگر وہ اسی سال حج کرلیتا ہے تو اس پر جنایت کا دم لازم ہو گا، دمِ شکر لازم نہیں ہو گا، اور اگر اس کی اسی سال حج کرنے کی نیت نہ ہو اور نہ وہ حج کرے، تو حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہو گا کیونکہ مکی اور غیر مکی، دونوں کے لیے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کی یکساں رخصت ہے اور وہ جو بدائع میں ہے کہ حج کے مہینوں میں مکی کا عمرہ کرنا گناہ ہے تو وہ اس صورت پر محمول ہے جب وہ اسی سال حج بھی کرے۔(بحر الرائق، کتاب الحج، باب التمتع، ج2، ص393، دار الکتاب الإسلامي)

لباب وشرح لباب میں ہے"(ويكره فعلها في أشهر الحج لأهل مكة ومن بمعناهم) أي من المُقيمين ومَنْ في داخل الميقات لأن الغالب عليهم أن يحجوا في سنتهم فيكونوا متمتعين، وهم عن التمتع ممنوعون، وإلا فلا مَنْعَ للمكي عن العمرة المفردة في أشهر الحج إذا لم يحج في تلك السنة، ومَنْ خالف فعليه البيان وإتيان البرهان"ترجمہ: اہل مکہ اور جو ان کے معنی میں ہیں یعنی مکہ میں رہنے والے اور میقات کے اندر رہنے والے، ان سب کے لئے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے کیونکہ غالب یہی ہے کہ یہ اسی سال حج بھی کریں گے، تو پھر وہ تمتع کرنے والے ہو جائیں گے حالانکہ تمتع سے ان کو منع کیا گیا ہے، ورنہ تو مکی اگر اسی سال حج نہ کرے تو حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کرنا اس کے لئے ممنوع نہیں اور جو اس کے خلاف کا مدعی ہو تو اس پر دلیل سے بیان کرنا لازم ہے۔(لباب وشرح لباب، باب العمرۃ، 656، المکتبۃ الامدادیۃ، السعودیۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم